الحمد للہ والمنہ

کہ

صحیفہ رحمانیہ نمبر ۱۳

جس مین قابل مضمون نویس نے نہایت عمدگی سے یہ دیکھایا ہے

کہ نبوت وتقدس کی جو شان ہے اوسکے مطابق مرزا صاحب کی

باتین ہرگز نہین تھین اور مسلمانونکو اونکی ذات سے سواے نقصان کے

کوئی فائدہ نہین پہونچا اسلیئے وہ مسیح موعود ہرگز نہین ہو سکتے

اہتمام سے منشی سراج الدین احمد رحمانی کے

سنہ ۱۳۳۴ ہجری

در مطبع رحمانیہ مونگیر طبع شد

قیمت ۱ھر

بار اول ۱۰۰۰

مضمون عصر جدید

قابل دید

جسمین نہایت متانت اور کامل سنجیدگی سے
مسیح قادیان کی نسبت اپنے پاکیزہ خیالات بیان کئے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ اللہ العظیم ونصلی علی رسولہ الکریم

مونگیر اور بھاگلپور کے مرزائی علماے حقانی کے تو دشمن ہو گئے ہین اور جواب سے عاجز آکر گالیان دینی شروع کر دی ہین مگر چونکہ ہمارے مذہب مقدس اسلام مین دوسرونکی خیر خواہی ایک بہت بڑا اسلامی فرض ہے۔ اسلئے ہمین کسیوقت اسکو چھوڑنا نہ چاہئے اور جسوقت جو طریقہ مناسب ہو اوسی طریقہ سے خیر خواہی کرنا چاہئے۔ اسوقت ایک نہایت عمدہ مضمون جو نہایت تہذیب سے لکھا گیا ہے اور مسیح قادیانی کی حالت کو عمدگی سے ظاہر کیا ہے اور اوسکے لکھنے والے مشہور علما مین نہین ہین بلکہ ایک اخبار کے اڈیٹر اور قوم کے سچے خیر خواہ ہین اور چونکہ مرزا صاحب کو نبوت کا دعویٰ ہے اسلئے وہ دردمندی سے سمجھانے کے لئے لکھتے ہین۔

ہمکو نئے انبیا سے کوئی بغض نہین

مرزا صاحب اور اونکے حواری اور واعظ اور اخبار نویس اسبات کو دہراتے
نہین تھکتے کہ مسلمانونکی حالت نہایت سقیم ہے اسلئے ایک جدید رسول۔ اور مجدد اور
ہادی اور مرسل یزدانی کی ضرورت ہے۔ اس دعوے کے پہلے حصہ سے ہمکو پورا اتفاق
ہے اور جس شخص نے ہمارے گروہ کے رسالے اور لکچر اور کتابین ملاحظہ کی ہونگی اوسکو
قبول کرنا ہوگا کہ اس قومی اصلاح کی ضرورت کو محسوس کرنے مین ہم ایک قدم پیچھے
نہین رہنا چاہتے اور اگر صاف صاف دلائل اور مفید اور برحق تعلیم ہمکو ملے تو ہم
بے تامل ایک ہادی اور ایک رسول کو لینے کے لئے آمادہ ہین خواہ وہ ہادی
مستقل رسول ہو یا کسی رسول کا اوتار یا بروز خواہ وہ اپنے الہامات سے
اصلاح عالم کرے یا بابیون اور دوسرے فرقون کے انتخابات کو اپنی طرف سے شائع
کرے۔ اگر خدا یتعالے کی طرف سے کوئی حقیقی رسول ملجاوے تو ہم اوسکے سامنے اپنی
پرانی احادیث اور روایات کو بھول جانے پر آمادہ ہین ہم پیغمبر اسلام علیہ الصلوۃ والسلام
کی اس متواتر اور صحیح اور متفق علیہ حدیث سے انکار کرنے یا اوسکی تاویل پر آمادہ ہوجاتینگے
جہان آپ نے غزوہ تبوک مین جاتے وقت علیؑ ابن ابی طالب سے فرمایا تھا یا علی

انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی اے علی تو میرے ساتھ مین ایسا ہے
جیسا ہارونؑ نبی موسیٰؑ کے ساتھ تھا مگر میرے بعد کوئی نبی نہین اس سے بھی
زیادہ ہم قرآن شریف کی اس آیت کے معنی وہی لے لیوینگے جو مرزا صاحب لیتے ہین
کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہین کہ پہلے انبیا کی تصدیق کرتے ہین۔

نبیون کے مہر کے بھی معنی سہی۔ اور یہ بھی سہی کہ مہر آخر مین نہین ہوتی بلکہ مہر کے بعد بھی عبارت ہوتی ہے مگر قرآن وحدیث کے اُن معنون سے جو تیرہ سو برس سے مسلم ہین اور اجماع اُمت محمدی کے چھوڑتے وقت کم از کم ہم یہ ضرور کہین گے کہ ہم کو **دین و دنیا** کے فائدہ کی کوئی ایسی چیز ضرور دو۔ جس کیوجہ سے ہم اپنا یقین واعتقاد قربان کر ڈالین۔

ہدایت ہر جگہ سے لینے پر آمادہ ہین

ہان ہم بیمار ہین۔ کمزور ہین۔ ہم کو شفا چاہئے۔ اور ہمکو طاقت کی حاجت ہے۔ ہم نے کوئی عہد نہین کیا کہ انگریزی طب یا یونانی طب یا ویدک ہی ہم کو اچھا کرے تو اچھے ہونگے۔ اگر حکیم صاحب یہ ثابت کر دین کہ انکی گولیان **طاعون** اور **زلزلہ** اور **قحط** کو دفع کر دینگی تو ہم آج طب اور ڈاکٹری اور طبقات الارض اور پولٹیکل اکانمی کی تمام کتابون کو دریا مین ڈبو کر "حکیم صاحب کی جے" اور **علما** اور **اطبا** پر **خدا کی مار** پکارنے پر آمادہ ہین کیونکہ ہم نے اول ہی یہ بیان کیا ہے کہ ہم تعصب کے راستہ سے حق تک پہونچنے کو محال سمجھتے ہین۔

دلائل نبوت

وفات مسیح

اول ہم مرزا صاحب کی نبوت کے دلائل پر غور کرتے ہین پہلی دلیل اور نہایت زبردست شہادت اونکی یہ ہے کہ مسیح ابن مریم وفات پا گئے اسلئے مین غلام احمد مسیح موعود ہو سکتا ہون۔ ہم اِن دونون دعوٰون کو بہت آسانی سے قبول

کر لیتے ہین - آپ بیشک مسیح موعود ہو سکتے ہین جیسے آپ کروڑپتی یا ممبر پارلیمنٹ یا شہنشاہ جرمن ہو سکتے ہین - مگر سوال یہ ہے کہ آپ ایسے ہین بھی؟ جو چیز محال نہین وہ ممکن ہے - فرض کیجئے کہ ایک امتی مسلم کا مسیح ہونا ممکن ہے مگر اُسکی صفات اور آیات دیکھنی چاہئین - سر سید احمد خان مرحوم بیشک نپولین بوناپارٹ ہو سکتے تھے - کیونکہ نپولین مر چکا تھا اور مسلمانون کو ایک زبردست جرنیل کی ضرورت تھی - مگر کیا سید احمد خان نپولین تھے؟ ہرگز نہین پس جب تک اپنی کوئی خصوصیت ظاہر نہو مرزا صاحب کا مسیح ہونا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کسی اور مولف یا مصنف کا -

معجزات ہر مذہب کے پیرو عام طور پر حقانیت ہادی کی دلیل معجزات اور آیات کو سمجھتے ہین - معجزات کی نسبت مرزا صاحب کا عقیدہ مرحوم سر سید کے عقیدے کے موافق ہے اور نا چیز اڈیٹر عصر جدید کے نزدیک محض غلط ہے ہر معجزے یا خرق عادت کو محال سمجھنا اول درجہ کی ناواقفیت حقائق الہیات سے ثابت کرتا ہے مین اگر چاہون تو ایک کام ایسا کر سکتا ہون جو مین نے برس دن سے نہین کیا تھا میرا قلم اگر چاہے تو وہ مجھ سے ایسا کام نہین کرا سکتا - خدا تعالے اگر چاہے تو وہ بموجب اپنی مصلحت یا بموجب قوانین کے جو خاص اُسکے علم مین ہین ایسے حالات پیدا کر سکتا ہے جو ظاہر مین لوگون کو حیرت مین ڈالدین مگر انسان خدا کو مجبور کر کے اس سے معجزہ نہین دیکھ سکتا - یہی معنی اس آیت کے ہین قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰہِ کہدے کہ نشانیان خدا کے پاس ہین یعنی اُنکا اظہار خدا کی رائے کے مطابق ہوتا ہے نہ کہ بندہ کی خواہش

کے موافق نبی کا کام دنیا کو نیک راہ بتانا ہے اور بس۔ البتہ خدا تعالیٰ خود اسکی تائید مناسب مواقع پر معجزات سے کرتا ہے دوسرے ہمارا علم قوانین قدرت کا اسقدر محدود ہے جیسے ایک مچھر کا علم بمقابل افلاطون کے قلیل ہے جسطرح مچھر کو حق نہیں کہ افلاطون کی باتون کا انکار اپنے علم کے گھمنڈ پر کرے اسطرح ہمکو انکار معجزات کا حق نہیں لَا یُحِیطُونَ بِشَیْءٍ مِنْ عِلْمِهِ اِلَّا بِمَا شَاءَ بندے اوسکے علم مین سے ذرا سی چیز کا احاطہ بھی نہیں کئے ہوئے ہین مگر جتنا اوس نے بتا دیا ہے۔

یہ بات نہایت کھلی ہوئی ہے اور اسلئے سرسید مرحوم اور مرزا صاحب پر تعجب معلوم ہوتا ہے جبکہ سید صاحب تو کل انبیا کے معجزات کی تاویل کرتے تھے مرزا صاحب مسیح علیہ السلام کے احیا موتا کو تو شعبدہ اور بیمارون کے اچھا کرنے کو مسمریزم کہتے ہین اور حضرت ابراہیمؑ کے اس قصہ کو جسکا ذکر پرندون کے زندہ کرنیکا قرآن مین ہے کہتے ہین کہ وہ پرند زندہ نہین ہوئے تھے صرف پرندون کو پرچایا گیا تھا۔ مگر اپنے لئے بڑے بڑے معجزات کے قائل ہین۔ چنانچہ اپنے ایک پسر مردہ کو زندہ کرنیکا دعوی بھی اونکے اخبار نے بشہادت اونکی زوجہ کے شائع کیا ہے اگر میرزا صاحب ایسے معجزات دکھا سکتے تو دوسرے انبیا کے لئے کیون منکر ہوتے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مین قوت معجزہ نہین ہے اور اونھون نے یا انکے تنخواہ یاب قصیدہ خوانون نے۔ لو مردہ زندہ ہو گیا کا دعوی غلط طور پر گھڑا ہے۔

پیشینگوئیان پیشینگوئیان بھی جب کہ صاف اور بلا شرایط کے ہون اور مہمل اور مجمل الفاظ سے بری ہون جنسے کہانت کا شبہ ہو ایک قسم کا معجزہ ہوتا ہے

میرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ میری کئی ہزار پیشینگوئیاں سچی ہوئی ہین - اسمین شک نہین کہ جو شخص صبح سے شام تک دس حکم سوچکر بلا علم غیب کے لگا دیگا - اونمین سے چار ضرور صحیح ہو جاوینگے مگر یہ امر حیرت انگیز ہے کہ جسقدر معرکہ کی پیشینگوئیان بطور تحدی کے میرزا صاحب نے کی ہین سب کی سب (سواے ایک پیشینگوئی کے جسکے حالات شک سے خالی نہین اور جو انسان کے ہاتھ سے پوری ہوئی) اسقدر صریح غلط نکلین کہ تاویل انکو معنی پہناتے پہناتے شرمانے لگی یہانتک کہ میرزا صاحب کو وہ وتیرہ اختیار کرنا پڑا جو حد درجہ خطرناک ہے اور جسکی وجہ سے ہمکو خاص طور پر اونکے اوپر شبہہ کرنا پڑا - اس شبہہ کا اظہار اسقدر وضاحت کے ساتھ ہمنے اس غرض سے نہین کیا کہ حضرت میرزا صاحب یا اونکے حواریون اور داعیون کی وہ جماعت جو مشاہرہ یاب ہے متنبہ ہو جائے اون لوگون سے ہمکو نہ کچھ اُمید ہے اور نہ ہمدردی ہے البتہ مسلمانون کا وہ خاصا بڑا گروہ جو جال مین پھنس گیا ہے اور جسکو یہ تنخواہ یاب یا جاہ طلب گروہ یہ کہکر لوٹتا ہے کہ زندہ اسلام کا نمونہ دیکھنا ہو تو قادیان مین چلو اونسے ہمکو ہمدردی ہے اسوجہ سے ہم یہ مضمون لکھتے ہین - اگر ہم ایک منٹ کے لئے بھی یہ سمجھتے کہ مرزا صاحب کی تحریک مذہبی ہے تو کبھی اس بحث مین نہ پڑتے - مگر ہمارے نزدیک یہ کارخانہ محض دُنیاداری کا ہے اسلئے بغرض اصلاح معاش مسلمین متنبہ کرنا ضرور ہوا مذہبی معاملہ مین ہمکو دخل دینے کی کوئی وجہ نہین معتقدات کا فیصلہ قادر مطلق اپنی بارگاہ مین کریگا -

منہاج نبوت مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ وہ اپنی صداقت اور معجزات اور

پیشنگوئیون کی صحت کی وجہ سے نبوت کے معارج تک نہین چڑھ سکتے تو انھون نے انبیا علیہم السلام کو اپنے درجہ پر نیچے گھسیٹنے مین کوئی دقیقہ باقی نہین چھوڑا حضرت عیسیٰ کیساتھ گستاخیان کین اور اونکی اور اونکے رشید شاگرد سیالکوٹی کی بے ادبیان اس نبی معصوم کی نسبت ابتک جاری ہین۔ شاہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کی ہجو اونکے ایک منہ پھٹ اور بے تمیز حواری نے شائع کی حسینؑ ابن علیؑ کی شہادت اور منزلت کو اپنے سے بہت کم بتایا سب سے بڑھکر یہ کہ ایک کرشتان کی بابت حتمی اور موقت موت کی پیشنگوئی کے غلط ہو جانے پر سید انبیا۔ محمدن المصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مثل اپنے خاطی اور غلط فہم ظاہر کیا۔ جس سے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر شک واقع ہوتا ہے۔

سب مسلمان قرآن مجید کو کلام الہی کہتے ہین۔ قرآن مین جس خواب کو پیغمبر علیہ السلام نے دیکھا اسکی صریح تصدیق آئی ہے۔ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا الخ میرزا صاحب اور اونکی حواری مولوی نورالدین صاحب نے اپنی تاویل سے تصدیق الہی کو غلط قرار دیا یا قرآن شریف کو انسانی گھڑت قرار دیا یا اونھون نے نبی علیہ السلام کو جنکی اطاعت مثل اطاعت خدا ہے۔ کج فہم قرار دیا کہ وہ وحی کے معنی سمجھنے مین غلطی کرتے تھے۔ غرض انھون نے آنحضرت کی خبر فتح مکہ کو جو بالکل راست تھی مرزا صاحب کی موت آتھم کے برابر کر دیا جو صراحتاً غلط تھی۔

پس اپنی بچت کے لئے مرزا صاحب نے عظمت انبیا اور بنیاد دین مین ایسی سرنگ لگائی ہے اور بعض انبیا و اولیا کی نسبت ایسی بدزبانی کی ہے جنکی وجہ سے وہ جرأت کیساتھ

اعمال ناشائستہ کرنے لگے اور ضعیف الاعتقاد لوگون کو اسطرح پر چلانے لگے کہ سب منہاج نبوت

پر ہیں۔ وہ سچے ویسے ہی ہم ہین یا ہمکو بھی مانو یا اونکو بھی مکار کہو!!!

ایک بڑا مذہبی خطرہ میرزا صاحب نے جو دعوے اکثر انبیا کے اوتار ہونیکا کیا ہے

یا مستعار طور پر ابن اللہ وغیرہ کا بلکہ ابو اللہ کا بھی کیا ہے اسکو مین مذہبی خطرہ نہین سمجھتا

کیونکہ دس پندرہ برس ہین بعد اونکی وفات کے یہ باتین سب مفقود ہو جاوینگی سب سے

بڑا صدمہ مرزا صاحب کی مشن اور زیادہ تر اونکے مریدون سے یہ پہونچا ہے کہ موجودہ نسل کے

لامذہب اور ملحد گروہ کی انھون نے نامعلوم طور پر سرپرستی کی ہے۔ جب یہ لوگ ایک شخص

کو دیکھتے ہین کہ وہ افعال۔

(۱) خلاف عدالت (۲) خلاف اجتماع قومی

(۳) خلاف کفایت شعاری (۴) خلاف سعی ومحنت

یعنی برخلاف ہر چہار اصول اصلاح اور اصول دین کے کرتا ہے۔ مگر اپنے افعال کو نمونہ

دوسرے انبیا کا قرار دیتا ہے اور سوائے ایک کے کل انسانون سے اپنے آپکو فضل بتاتا ہے

مگر جب اوسپر اعتراض ہوتا ہے تو اُس ایک ہادی کو بھی مثل اپنے خاطی و غلط فہم ظاہر کرتا ہے

جب یہ لوگ ایسا دیکھتے ہین اور پھر ہزارون آدمیونکا اعتقاد اوسکی طرف دیکھتے ہین اور

اخبارات وکتب ورسائل اوسکی مدح سے مملو پاتے ہین۔ تب یہ لوگ بغیر جانچ کے یہ سمجھنے

لگتے ہین۔ اجی پہلے نبی بھی ایسے ہی ڈھکوسلے اور کرایہ کے حواری اور تعریف کرنیوالے

ہونگے۔ جب اس تعلیم وتہذیب کے زمانہ مین ایک معمولی شخص نبی بنگیا تو اُسوقت نبی بنجانا

کیا مشکل تھا النعوذ باللہ میں جو سچے دل سے سلسلہ انبیا علیہم السلام کو جسکا ذکر قرآن مین ہے سچا اور منزل من اللہ مانتا ہون میرے نزدیک یہ غلط نمونہ نبی اور مرسل کا یہ تعلیم جسکی غرض ذاتی تعلی اور جلب منفعت کے سوا کچھ نہین ہے - ایک دردانگیز صدمہ دینداروںکے لئے ہے یہ شکر ہے کہ متواتر پیشینگوئیونکے غلط ہو جانے سے اس دعوت جدید کی وقعت نہین ہونے پائی - ورنہ جُہلا جو یہ نہین جانتے کہ کامل انسان مین اور افضل ترین نمونہ انسانی مین کیا صفات ہونی چاہئین - دین کو بھی اشتہارون کے ذریعہ سے خرید لیتے جسطرح وہ مہلک امراض کی دواؤن کو اشتہاری طبیبون سے لیتے ہین دراصل ان اناڑی طبیبون اور اشتہاری نبیون مین امور مشابہ فیہ بہت ہین - فرق یہ ہے کہ وہ صحت وزر کو لیتے ہین اور یہ ایمان وزر کو -

صیغہ اصلاح کے اصول کے لحاظ سے مرزا صاحب پر نظر

مین نے لکچر اصول اصلاح مین قومی ترقی کے لئے چار اصول قرآن شریف سے اخذ کئے تھے - اگر میرزا صاحب کی زندگی مین اونکا ظہور دیکھا جاتا تو ہم نہایت خوشی کے ساتھ جہان ہمنے اونپر اعتراض کئے ہین وہان عملی اخلاق کے لحاظ سے اُنکی تعریف بھی کرتے مگر نہایت افسوس کے ساتھ دیکھا جاتا ہے کہ تقدس کے لمبے چوڑے وعظون اور دعاوی کے ساتھ قومی ترقی کے اصل معاملات سے مرزا صاحب اور اُنکے حواری بالکل بے پرواہ ہین (۱) عدالت یا انصاف ایک لازمی شرط انسانی ترقی کی ہے اُسکا یہ حال ہے کہ مرزا صاحب نے ایک بالغہ عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے اجسمین

اُنکو ناکامیابی ہوئی اول تو خود اس لڑکی کی رضامندی حاصل کرنے کی کبھی کوشش نہین کی جو لازمی چیز ہر معاہدہ مین ہے۔ دوسرے جس لڑکے سے اُسکا عقد ہوا اسکو موت کی دہمکی دی جو باوجود گزرنے مقررہ میعاد پوری نہین ہوئی تیسرے اپنی بیوی کو طلاق کی دہمکی دی اور اپنے ایک بیٹے کی زوجہ پر تشدد کیا کہ اس نکاح مین کوشش کرے اور اگر بیٹا زوجہ خود کو طلاق ندے تو بیٹے کو عاق کرنے کی دہمکی دی اُنکے ان پرائیوٹ خطوط کی نقول بلا تردید کے مولوی ثناء اللہ صاحب رسالہ الہامات مرزا مین چھاپ چکے ہین

(۲) **اتفاق قومی** ،نبوت کے دعوے سے جو اختلاف پڑا اُس سے مین قطع نظر کرتا ہون مگر مرزا صاحب نے علاوہ اسکے قوم کی بدخواہی مین کوئی کمی نہین کی۔ اول اُنھون نے خود جہاد سیف سے انکار کیا اپنی اور مولویون کی مخالفت کی یہ وجہ بتائی کہ علما جہاد کے اور خونی مہدی کے قائل ہین۔ گویا ایک غیر مذہب اور غیر قوم گورمنٹ کی نگاہ مین اپنےتئین خیر خواہ اور عام مسلمانون کو ایک خونی مذہب کا قائل اور بدخواہ سرکار کا ظاہر کیا صرف یہ کوشش ظاہر کرتی ہے کہ مرزا صاحب کوئی نیک نیت بہی خواہ مسلمانون کے نہین ہین دوسرے امام مہدی علیہ السلام کو خونی قرار دینا درپردہ جہاد نبوی کی ہتک اور تذلیل ہے اونکا مقابلہ سرسید کی خیرخواہی سے کیا جاوے جس نے وہابیون کو بچانے کیلئے اعلان کیا کہ مین خود وہابی ہون تب فرق معلوم ہوگا۔ **دوسری دلیل** اسبات کی کہ مرزا صاحب اپنے ذرا سے آرام کو قوم اور انسانونکی بہبود و اتفاق پر ترجیح دیتے ہین یہ ہے کہ وہ خاص مسلمانونکی موت اور ہلاکت کی برابر پیشینگوئیان کرتے رہے اور اسمین کیسے قلبی تکلیف کی پرواہ نہ کی

کیونکہ بقول خود خدا کیطرف سے مامور ہو چکے تھے مگر ایک مجسٹریٹ درجہ اوّل کے دھمکانے اور مچلکہ لینے پر صاف وعدہ کیا کہ آیندہ ایسا نکرونگا - مین نہین سمجھ سکتا کہ کوئی نبی الہامات کی اشاعت ایک ادنی مجسٹریٹ کے دھمکانے سے کیسے بند کرسکتا ہے - عوام الناس دھوکا نہ کھاوین کہ نبی یا ولی ایسے ہی ہوتے ہین مسیحؑ نے تن تنہا مصلوب ہونا اور حسین علیہ السلام نے تین دن کی بھوک و پیاس مین ہزار دن زخمون سے شہید ہونا قبول کیا اور کلمہ حق کو نہ چھوڑا اگر ایسی مثالین نہ ہون تو لوگ مذہب اور خدا سے منحرف ہو جاوین - اور اگر ایسے لوگ نہون جو جناب مرزا صاحب کو مسیح علیہ السلام؎ اور حسینؑ سے افضل سمجھتے ہین تو دنیا مین دین اور عقل کو کارگزاری اور ہدایت کی گنجایش نہ ملے - نبی اور مصلح کی ضرورت اسوجہ سے ہے کہ اکثر لوگ کم عقل ہوتے ہین اور مکارونکے جال مین پڑجاتے ہین -

(۳) کفایت شعاری ہمارا مذہب یہ ہے کہ جو کچھ دولت یا قوت بندونکو ملی ہے وہ خدا کی طرف سے امانت ہے اُسکو نہایت احتیاط سے صرف کرنا چاہئے - برخلاف اسکے اپنی دولت نہین بلکہ چندہ کے روپیہ سے جو مسلمانون کی گاڑھی کمائی سے آتا ہے مرزا صاحب علانیہ اسراف کرتے ہین -

ایک ظاہر ثبوت وہ عرضی ہے جو بعض نیک نفس غریب مریدون نے مرزا صاحب کے نام بھیجکر لکھا تھا کہ چندہ بے دردی سے خرچ ہوتا ہے - لنگر خانہ جو مسافرون کے لئے ہے اُسمین آپکے ذاتی ملازم (خانگی باغ کے) کھانا کھاتے ہین - اوسکا جواب الحکم مین

؎ حضرت مرزا صاحب کا مشہور شعر ہے ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو - اُس سے بہتر غلام احمد ہے - ۱۲

مرزا صاحب نے شائع کیا ہے کہ **مین کوئی بنیا نہین کہ حساب رکھون جسطرح مین چاہونگا خرچ کرونگا** - العجب ہر شخص امانت کے روپے کیلئے بنیا ہوتا ہے منہاج نبوت پر مرزا صاحب اسقدر زور دیا کرتے ہین - کیا انھون نے وہ قصہ نہین پڑھا کہ عقیل نے علی علیہ السلام کی دعوت کی تھی تین دن کی خوراک مین سے بچا کر چند روٹیان تیار کین تاکہ اپنی مفلسی کو ظاہر کرین - حضرت علی نے اسی نسبت سے اُنکے روزینہ مین کمی کردی - کیا اُنکو خلیفہ دوم کی چادر کا قصہ نہین معلوم - پھر ایک شخص کس جرأت سے کہتا ہے کہ مین بنیا نہین - یہی فقرہ سمجھدارون کے لئے کافی ہے - ہم کو سخت افسوس اور حیرت ہے مولانا نور الدین پر جو اپنے زعم مین یہ سمجھتے ہونگے کہ ہمنے ایک ایسا رسول اور ایک ایسا منہاج بنا کر اسلام پر یا مسلمانون پر احسان کیا ہے بڑے سے بڑا دشمن اسلام کو اس سے زیادہ سبک کیا کر سکتا ہے کہ ایسے شخص کو **امین خاتم النبیین** محمد بن عبد اللہ کا بروز بتا دے -

(۴) **سعی و محنت** - ہمارا صیغہ گداگری اور سستی کا سخت مخالف ہے اور یہ چاہتا ہے کہ سب لوگ محنت اور سعی سے گزر کرین - یہی تعلیم اسلام کی ہے - **گداگری** اسلئے منع ہے کہ وہ انسان کو دوسرے پر بار کرتی ہے - گنے کو گداگر کہتا ہے کہ مجھکو دو تو دنیا اور دین مین آرام پاؤگے مگر چونکہ وہ اپنے نفس کے لئے مانگتا ہے اسلئے برا کرتا ہے ربا کی حرمت کی اصل وجہ یہ نہین ہے کہ اس سے **توکل** جاتا رہتا ہے کیونکہ **توکل** تو جائداد سکنی و زرعی کا فی ہوا سوقت بھی نہین رہیگا بلکہ وجہ یہ ہے کہ ہر وقت محنت

اور سعی جو انسانی ترقی کا لازمہ ہے اسمین کمزوری پیدا ہوجاتی ہے جائداد و تجارت
کے باقی رکھنے کے لئے سست توجہ درکار ہے اسلئے سعی فرض ہے۔

جناب مرزا صاحب نے سب مولویون اور پیرون اور فقیرون سے زیادہ دوسرے
کی محنت سے گزر کرنے اور اپنی جائداد بڑھانے کی مثال قائم کی ہے۔ ہمنے قرآن و
حدیث و توراۃ و انجیل مین تلاش کیا۔ مگر کہین پتہ نہ ملا کہ کسی نبی یا امام برحق نے اپنی
تعلیم کیوجہ سے اپنی مالی حالت درست کی ہو۔ برخلاف اسکے ہم مرزا صاحب کا اشتہار
کشتی نوح مین صفحہ ۷۰ پر دیکھتے ہین جسکے پڑھنے سے ہمپر اسقدر حقائق انکی تعلیم کے ظاہر
ہوتے ہین جسکے بیان کرنیکے لئے ایک بڑا مضمون درکار ہے وہ اشتہار حاشیہ پر[1] نقل کیا جاتا ہے
اس سے مفصلہ ذیل امور معلوم ہوئے۔

(۱) مرزا صاحب کا گھر کشتی نوح ہے اور طاعون سے محفوظ رہیگا۔

(درخواست چندہ برائے توسیع مکان)

[1] چونکہ آیندہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ طاعون ملک مین پھیل جاوے۔ اور ہمارے گھر مین
جسکے بعض حصون مین مرد مہمان رہتے ہین اور بعض حصون مین عورتین سخت تنگی واقع ہے اور
آپ لوگ سن چکے ہین کہ اللہ جلشانہ نے اون لوگون کے لئے جو اس گھر کی چاردیواری کے
اندر ہونگے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے اور اب وہ گھر جو غلام حیدر متوفیٰ کا تھا جسمین
ہمارا حصہ ہے اسکی نسبت ہمارے شریک راضی ہوگئے ہین کہ ہمارا حصہ دیدین اور قیمت پر باقی حصہ بھی
دیدین میری دانست مین یہ حویلی جو ہمارے مکان کا جزو ہو سکتی ہے دو ہزار تک تیار ہو سکتی ہے
چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الہی کی خوشخبری کی رو سے اس طوفان
طاعون مین بطور کشتی کے ہوگا۔ نہ معلوم کس کس کو اس بشارت کے وعدہ سے حصہ ملیگا اسلئے
یہ کام بہت جلدی کا ہے۔ خدا پر بھروسہ کرکے جو خالق و رازق ہے اور اعمال صالحہ کو دیکھتا
ہے کوشش کرنی چاہئے مین نے بھی دیکھا کہ ہمارا گھر بطور کشتی کے تو ہے مگر آیندہ اس کشتی مین
نہ کسی مرد کی گنجایش ہے نہ عورت کی اسلئے توسیع کی ضرورت پڑی والسلام علی من اتبع الہدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی ۱۲

(۲) مرزا صاحب کے جسقدر گھر قریب ہین وہ بھی شامل ہو جاوین تو کشتی نوح بن جاوین گے۔

(۳) مرزا صاحب کو مریدون کی طرف سے کشتیہاے زر ملجاوین تو وہ اس قاعدہ کے روسے اپنے مکان کو وسیع کرتے کرتے ایک دنیا کو طاعون سے بچا سکتے ہین گویا طاعون اسلیئے بھیجا گیا ہے کہ لوگ مرزا صاحب کا مکان وسیع کر کے اس طاعون سے بچ جاوین اور چونکہ طاعون بقول اونکے ایک عذاب الٰہی ہے جو اس وجہ سے آیا ہے کہ لوگ اونکی نبوت و مسیحیت سے انکار کرتے ہین اسلیئے انکی نبوت اسوجہ سے ہوئی ہے کہ اونکے مکان اور جائداد مین وسعت ہو کیونکہ (۱) مسیحیت علت طاعون (۲) طاعون علت توسیع مکان (۳) توسیع مکان علت چندہ۔ پس مسیحیت کا مقصد تحصیل زر ہوا ہم نہین سمجھ سکتے کہ اس سے زیادہ صریح گداگری کیا ہوگی۔ شاید یہ شبہہ غلط ہو اسلیئے مین صاف صاف طور پر بذریعہ اس مضمون کے دریافت کرنا چاہتا ہون کہ یوم دعوے الہام سے ابتک مرزا صاحب نے اپنی یا لواحقین کی جائداد بڑھائی یا نہین اور جو جائداد خریدی ہے وہ وقف ہے یا ذاتی۔ وقف نامہ رجسٹری شدہ ہے یا نہین اسکی نقل شایع کی جاوے اس معیار پر اگر مرزا صاحب صحیح اُترین (بشرطیکہ بے لاگ شخص تحقیق کرین) تو ہم بہ معذرت اس چوتھے اعتراض کو واپس لین گے ورنہ سب مسلمانون سے کہین گے کہ اصلاح تمدن چاہتے ہو تو ایسے مدعیون سے بھاگو۔

خلاصہ

الغرض اس تمام غل وشور سے جو جدید مسیحیت کا پھیلا ہے نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بغیر کسی تمدنی فائدے کے مسلمانون مین اختلافت پیدا ہوگیا ہے۔ انبیا کی ہتک ہوئی۔ مذاہب الہامی پر اعتراض کرنے کا ملحدین کو بہت اچھا بہانہ ہاتھ آیا۔ بہت سے لوگون نے دین کے نام سے اچھی اچھی تنخواہین وصول کرنا اور روپیہ پیدا کرنے کا شیوہ کرلیا۔ ایک شخص کی تعریف مین خدا ورسول کی تعریف کو گرد کر دیا۔ کیونکہ خدا اور انبیاء اولوالعزم کی تعریف بھی ایسی نہوئی ہوگی بدنما تاویلات اور بدنام کن مقدمہ بازیان ہوئین۔ اگر یہ سب باتین کسی تمدنی مفید نتیجے تک پہونچنے کیواسطے ہوتین تب بھی ایک تسلی تھی۔ مگر یہ سب اسلیئے ہوا کہ چند آدمیون کو ایک مشغلہ ناموری اور حیلہ رزق درکار تھا۔ مگر کیا یہ تحریک محض بیکار ہے ہرگز نہین اس سے کم از کم لوگون کو یہ معلوم ہوگیا کہ مسلمانون مین زود اعتقادی بہت ہے اور اسکی اصلاح جب ہی ہوسکتی ہے جب دین کے پختہ اصول پر وہ قائم ہون۔ اس سے سمجھدارون کو اطمنان ہوگیا کہ استقلال کے ساتھ ہر کام مین خاصی کامیابی ہوسکتی ہے کیونکہ ذاتی اور شخصی تحریک مین جب یہ رونق ہے تو قومی تحریک مین کیون نہوگی۔ بعض لوگ جو اس مذہبی تحریک کو (اپنی بدگمانی یا گہری فراست سے) زرکشی اور مذہب کی ہنسی اڑانے کا ایک ایسا جال سمجھتے ہین جو چند شخصون نے جن کے دل مین نہ خوف خدا ہے نہ یقین قیامت کھڑا کیا ہے۔ اُنکو بھی اطمینان ہے کہ الہٰی قوت ضرور موجود ہے جسنے

اس تحریک مین کوئی بڑی کامیابی نہ ہونے دی - ہر سمجھ دار آدمی کے تین چار
اٹکل کی باتون مین ایک آدھ صحیح ہو جاتی ہے اس تحریک کے بانی یہ بھی نہ کر سکے
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی لاٹھی بغیر آواز اپنا کام کرتی رہتی ہے آخر مین
اسباب کا اظہار ضروری سمجھتا ہون کہ ہمارے مرزائی دوست اور معتقد اس مضمون
کو پڑھکر برافروختہ نہون کیونکہ یہ اونکی خیر خواہی کے لئے لکھا گیا ہے اگر اونکو تکلیف
پہونچے تو معاف کرین جسطرح وہ جراح کو معاف کرتے ہین جو زخم سے آلایش دور
کرتا ہے - وہ ٹھنڈے دل سے غور کرین کہ آیا ایسا انسان افضل ترین عبادِ خدا
بعد رسول عرب کے ہو سکتا ہے وہ غور کرین کہ ہمنے کونسی غلط بات اس مضمون مین
لکھی ہے اور پھر بھی اگر اونکو کوئی فائدہ اس مضمون سے نہو تب بھی وہ اس کو
نیک نیتی پر محمول کرین فقط

غلام الثقلین

تاریخ طبع بار دوم ماہ شوال سنہ ۱۳۳۴ھ

مضمون دیگر عصر جدید

سال گذشتہ مین قادیانی تحریک کے عنوان سے ہم نے ایک مضمون ہند کے ایک جدید مسیح کے متعلق لکھا تھا۔ جس کا اثر اس جماعت کے بعض ارکان پر اچھا پڑا۔ چند مضامین جواب کے نام سے مسیح صاحب کے بعض پیرؤون نے اُس زمانہ مین شائع کئے تھے۔ جن مین سے دو مضامین کا ذکر اکتوبر سنہ ١٩٠٥ء کے عصر جدید مین کیا جا چکا ہی۔ اُن مین سے ایک تو قابل جواب ہی نہ تھا۔ اور دوسرا یعنی خواجہ کمال الدین کا مضمون تمہید ہی مین رہا۔ اور باوجود وعدہ آگے نہ بڑھا سکے۔ اِس جماعت کے "لیڈر قوم" اور "مخدوم الملت" اور "رضی اللہ عنہ" یعنے عبدالکریم سیالکوٹی آنجہانی جیسا کہ اُنکے زمانہ بیماری کے ملفوظات سے ظاہر ہوتا ہے ہمارے مضمون کا جواب نہ دیسکنے کا داغ حسرت اپنے ساتھ لے گئے ع

"اے بسا خانۂ دشمن کہ تو ویران کردی"

مگر اسی زمانہ مین ریویو آف ریلیجن کے قابل ایڈیٹر مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے ایک مضمون اپنے رسالہ مین بعنوان ایک نیا معترض شائع کیا تھا مگر

یہ رسالہ ہمارے پاس نہین بھیجا گیا۔ چند ماہ ہوئے ہم نے اس ریویو کے پرانے پرچے منگوائے تو یہ مضمون نظر پڑا۔ اور اب اس کے متعلق مختصر رائے دینا اسلئے ضروری ہی کہ صاحب مضمون نے کئی جگہ ہم سے یہ سوال کیا ہے کہ ہم سچے اور جھوٹے مدعی کا نشان بتائین۔ اسکے متعلق ایڈیٹر موصوف نے خود ایک نشان پیش کیا ہی جو ٹھیٹ ہندی مین اس طرح بیان ہو سکتا ہی کہ "چلتی کا نام گاڑی" اور اس کا ثبوت صاحب موصوف نے اس آیۃ مبارکہ سے اخذ کیا ہے "اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا" یعنی ہم بیشک مدد کرتے ہین اس دنیاوی زندگی مین اپنے رسولون کی اور اُن آدمیون کی جو ایمان لاتے ہین۔ اور اس آیۃ سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ چونکہ مرزا صاحب کا کام روبہ ترقی ہے۔ اور مرید بڑھتے جاتے ہین اسلئے وہ یقیناً سچے مسیح ہین۔

آیۃ مذکورہ بالا کے علاوہ اسی مضمون کی اور بھی آیات قرآن شریف مین موجود ہین اور اگر ان آیتون کا وہی مطلب ہے جو مولوی محمد علی اور دیگر اکابر مرزائیون نے سمجھا ہے **اور امداد الٰہی سے یہی معنی ہین کہ کسی مدعی کی دولت یا مریدون کی تعداد مین زیادتی ہو** تو ہم ایک لمحہ کے لئے حضرت مرزا صاحب کے ابتدائی دعوے سے لیکر انتہائی الہام تک بلادلیل وحجت ماننے پر آمادہ ہین۔ بشرطیکہ وہ اُن دو باتون کو جو بطور امور تنقیح طلب کے ہمنے اوپر لکھے ہین۔ قرآن یا عقل یا ہر دو سے ثابت کردین۔

ہمکو یہ معلوم ہے کہ مولوی عبد الکریم سیالکوٹی نے سرطان کا پھوڑا نکلنے سے قبل
جو آخری مضمون "الحکم" مین شایع کیا تھا وہ زیادہ تر اسی آیت مذکورہ کے
غلط معنے پر مبنی تھا۔ اور اِس غلط تفسیر کی وجہ سے متوفی نے آئمہ اہلبیت علیہم السلام
کی نسبت نہایت گستاخانہ الفاظ لکھے تھے۔ یہانتک کہ اُن کو "بہت ناہنجار" کہنے مین
اِس شخص کی دریدہ دہنی نے تامل نہین کیا تھا۔ اور وجہ اِس کی یہی ظاہر کی تھی۔ کہ
خدا نے اُن کو ہمیشہ "ناکامیاب" اور "خاسر" اور "مغضوب علیہم" رکھا۔
اور اُن کے مخالفون کی مدد کی۔ اُس زمانہ مین میرے ایک لائق دوست نے بذریعہ
تحریر نہایت ہمدردی کے ساتھ فرقہ احمدی کے اِس رکن رکین کو ایک طویل تحریر
لکھی تھی جس مین ظاہر کیا تھا کہ اگر اِس شخص کا یہی عقیدہ رہا تو بموجب کلام مجید اِسکا
انجام انتہا درجہ کا کفر و گمراہی مین ہوگا۔ جو بیشمار آیات اِس تحریر مین درج کی گئی تھین
اِن کے بیان کا یہ موقع نہین ہے۔ مگر چند متواتر اور نہایت کثرت سے بیان کئے
ہوئے قرآنی یا متواتر قصص کی طرف ہم ایڈیٹر "ریویو آف ریلیجن" کو متوجہ کرنا چاہتے
ہین۔ اور ہم اصرار کے ساتھ اِن مطالب کا جواب چاہتے ہین۔

خدا نے بیان کیا ہے کہ ہم نے انسان کو صرف عبادت و اطاعت کے لئے
پیدا کیا ہے۔ اور شیطان نے خدا کی عزت کی قسم کھائی ہے کہ وہ سب کو گمراہ
کر دے گا۔ "اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ" مگر صرف تیرے خاص بندونکو۔ خدا نے
دوسری جگہ کہا ہے "وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ" شیطان نے اپنے اِس

خیال کو سچا کر دکھایا! اب علماے فرقہ احمدیہ بتائین کہ کون قابل اطاعت اور لائق پرستش ہی؟ خدا، یا ابلیس۔ اور اِس دنیا مین کسکی اطاعت کرنیوالے زیادہ ہین؟

۲۔ بنی اسرائیل کی عورتون کو چھوڑکر فرعون اور قوم فرعون اُن کے بچون کو قتل کر دیتی تہی اور اس کی نسبت قرآن مجید مین کہا گیا ہے " وَفِی ذٰلِکُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّکُمْ عَظِیْمٌ "۔ پس حکماء سلسلہ احمدیہ جواب دین کہ طریقۂ فرعون حق پر تھا یا ملت ابراہیمی۔ اور قتل ہونے والون کی اس زندگی مین خدا نے کیا مدد کی۔

۳۔ مسیح مصلوب ہوئے اور یہود نے فتح حاصل کی اِن دونون مین کون حق پر تھا۔ اور کس کی اطاعت کا خدا نے حکم دیا ہے۔

۴۔ خلفاء اربعہ اور سبطین مین سے منجملہ چھ کے پانچ نفس دشمنون کے ہاتھ سے ہلاک ہوئے۔ اِس صورت مین حیات دنیا مین اُن کی کیا مدد خدا نے کی جبکہ اُس نے وعدہ کیا ہے " اِنَّ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ "۔ ان چند مثالون سے ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر مرزائیون کی تفسیر صحیح ہے تو دنیا مین اکثر ظالم۔ فاجر۔ بدکار۔ فاسق۔ جھوٹے۔ قابل اطاعت اور خدا کے سچے رسول مامور اور مومن ہین۔ اور سب کو انہیں کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اگر یہ معنے صحیح ہین (اور جاہلون کو بہکانے کے واسطے کوئی اخبار یا رسالہ یا کتاب فرقہ احمدی کی ایسی نہین نکلتی جس مین نشان کامیابی پر زور نہین دیا جاتا۔) تو قرآن شریف کی باقی تعلیم اخلاق وصبر وتحمل وتقویٰ وغیرہ کی فضول اور بیکار ہے۔

اگر دنیاوی کامیابی معیار حق و باطل کا ہے تو یہ نشان جس پر اسقدر زور دیا جاتا ہے ایک خوفناک گمراہی اور ایک ہولناک غار ہے۔ پس آیت قرآنی کے ہرگز وہ معنی نہیں ہیں جو حضرت مرزا صاحب یا مولوی نورالدین صاحب لیتے ہیں۔

شاید یہ کہا جاوے کہ نشان بالا صرف مامورین اللہ کے ساتھ خاص ہے یعنی جو شخص خدا کی طرف سے مرسل ہونے کا دعوی کرے اور اُس کو کامیابی ہو تو وہ شخص جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اور ہم بھی یہ خیال کرتے ہیں کہ آیت "لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ" سے مدلیکر یہی معنے پہنائے جائینگے۔ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ اے محمدؐ اگر تو ہماری طرف غلط باتیں منسوب کرے تو ہم تیری گرفت کرلینگے اور رگ گردن تیری منقطع کردینگے۔ اس آیت کے معنی بیان کرنے میں بھی یا تو حد درجہ کا دعوکا دیا جاتا ہے۔ یا انتہا درجہ کی سادہ لوحی برتی جاتی ہے دعوے صرف اس قدر ہے کہ اگر سچا پیغمبر (بفرض محال) جھوٹ الہام بنانے لگے تو اُس کو سخت سزا ملیگی۔ اس سے اگر یہ لازم بھی آئے کہ اس دنیا میں سزا ملیگی تو یہ کہاں سے لازم آیا کہ جھوٹے پیغمبر کے ساتھ بھی یہی سلوک ہوگا۔ یا جسکے ساتھ ایسا سلوک ہو وہ جھوٹا پیغمبر ہے۔ "یَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ الْحَقِّ" (نبیوں کو بلا وجہ قتل کرتے ہیں) اس آیت کی تاویل سادہ لوحوں کے سمجھانے کے لئے ممکن ہے۔ مگر تاریخی تواتر و مذہبی شہادت اور تمام دنیا کے اجماع کو باطل کرنا کہ حضرت زکریا یا حضرت یحیؑ شہید نہیں ہوئے۔ ایک ایسا جرأت کا کام ہے

جس کے سامنے دہلی کے ایک مرزا کا دعوے بھی کہ حضرت امام حسینؓ شہید نہین ہوئے - پھیکا اور ہلکا معلوم ہوتا ہے -

پس آیت مذکورہ سے یہ نتیجہ نکالنا کہ جو شخص جھوٹا دعوے کرے وہ جلد ہلاک ہو جاتا ہے کسی صحیح عقل اور متعارف منطق کے رو سے نہیں چلسکتا اور اس سے یہ بھی نتیجہ نکلے گا کہ دنیا مین نہ کوئی جھوٹا مذہب چلا ہے اور نہ چل سکتا ہے -

حالانکہ جھوٹے سلسلے ہمیشہ موجود رہے ہین اور اب بھی ہر مذہب مین موجود ہین - اور مدت تک اُن کے بانی رونق کے ساتھ رہے - اور عزت کیساتھ مرے -

ہم نے اس مختصر مضمون مین ابھی تک مولوی محمد علی صاحب بلکہ کل فرقہ مرزائیہ کی عمدہ ترین دلیل کو جس پر انہین بہت ناز ہے مخزن اور منبع تمام خرابیوں اور فسادات کا ثابت کیا ہے - لیکن دو باتین بتانی اور باقی ہین -

۱ - اول یہ کہ آیت مذکورہ کے اصل معنی کیا ہین اور

۲ - یہ کہ سچے اور جھوٹے مین امتیازی نشان کیا ہے -

مگر ان ہر دو مباحث کو ہم اس وقت اسلئے ملتوی کرتے ہین کہ اول ایڈیٹر " ریویو آف ریلیجنز " اپنے اس امتیازی نشان کو واپس لین - اور آیت مذکورہ کے معنے سمجھنے مین استفادہ کے خواہش مند ہون - اگر وہ

اگر وہ کسی تعلیم یافتہ اور بے لاگ جوری کو جسے وہ خود غیر مرزائیوں میں سے منتخب کریں یہ یقین دلا سکیں کہ جو امتیازی نشان اُنھوں نے مقرر کیا ہے وہ قابل قبول ہی یا اُنکے بتائے ہوئے معنے قرآن کی آیات کو ملانے سے نکلتے ہیں کہ جو مذہب چل جاے وہ ضرور سچا ہے۔ تب ہمکو دوسری تنقیحات پر بحث کرنے کی ضرورت نہوگی۔ لیکن اگر وہ اپنے دعوے سے عاجز ہوں تو ہم کسی آئندہ تحریر میں اس بحث کے باقی حصے کو ہدیۂ ناظرین کریں گے۔ اگرچہ اس نمبر میں ہم اس مضمون پر مفصل بحث نہیں کرینگے مگر بطور مشورہ مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب سے عرض کرینگے کہ **حیات دنیا** کی امداد کے وعدے کی تفسیر اور توضیح کرنے سے پہلے وہ اس آیت کو بھی اپنے سامنے رکھیں۔

كُلَّمَا جَاءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ	جسوقت کوئی رسول اُنکی نفسانی خواہش کے خلاف آیا تو ایک گروہ کو اُنہوں نے جھٹلایا اور ایک گروہ کو قتل کیا۔

دوسرے اُن آیات پر غور کریں جہاں کافروں اور بدکاروں کو اس دنیا میں مہلت دینے کا ذکر ہے۔ اور یہاں تک لکھا ہے کہ لوگ دھوکے میں نہ پڑ جاتے تو کفار کے مکانوں کی چھتیں ہم سونے چاندی کی کر دیتے۔

اور وہ اس پر بھی غور کریں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بے ادبی بمقابل حضرت مرزا صاحب کے اس وجہ سے الحکم اور متوفی سیالکوٹی نے بارہا کی ہے کہ اُن کے مددگار کم تھے۔ اس سے جماعت احمدی کی قوت ایمانی اور خوف خدا کا پتا کہاں تک

جلتا ہے۔ اور کیون ہم اُن کے سلسلہ کو محض اس وجہ سے مسیحی سلسلہ سے بہتر
سمجھ لین کہ گورنمنٹ انگریزی بہ نسبت رومیون کے زیادہ فیاض طبع اور عادل ہے۔
اور مدعیان مذہب کو سخت سزائین نہین دیتی۔ **غلام الثقلین**

ضمیمہ

خواجہ صاحب کا یہ مضمون چونکہ نہایت متانت اور تہذیب اور انصاف سے لکھا گیا ہے
اسلئے عصر جدید سے اس مضمون کو علیحدہ کرکے طبع کرایا گیا۔ خواجہ صاحب کے اس مضمون کی
زیادہ تحقیق اور تفصیل رسالہ **عبرت خیز** اور **فیصلہ آسمانی** حصہ ۲ مین صفحہ ۳۱ سے
۸۰ تک ہے۔ ناظرین اُسے دیکھین۔ اِن دونون رسالون مین تاریخی تواتر اور آیات
قرآنی سے ثابت کیا ہے کہ دنیا مین نبی ایسے بھی ہوئے جو قتل کئے گئے۔ سخت سے سخت
مصیبت مین مبتلا رہے۔ ہر قسم کی تکلیفین اُٹھائین۔ اِسکے خلاف بہت جھوٹے مدعیان
نبوت اور کافر۔ فاسق عمر بھر راحت اور چین کی زندگی بسر کرتے رہے اور کرتے
ہین۔ اور ایماندارون سے زیادہ عیش و آرام مین ہین۔ بلکہ ان مین سے ایسے بھی ہوئے
جنہین تمام عمر کبھی سر مین درد بھی نہوا۔ ان دونون باتون سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ
دنیا کی راحت اور عیش و آرام سچون کی فلاح اور کامیابی کا معیار ہرگز نہین ہوسکتا
وَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اِلَّا غُرُوْرًا اِس پر وہی فخر کرسکتا ہے جسکا مقصد اعلیٰ صرف
دنیا ہو۔ اِن دونون رسالونکو دیکھنے کے بعد جماعت مرزائی کے ایک اعلیٰ قابل ناز و فخر دلیل بیکار
ہو جاتی ہے۔ اور رسالہ **معیار المسیح** دیکھنے سے مرزا صاحب کے کامیابی کی حقیقت بیکھلتی ہے۔ فقط

دردمندان اسلام خدا کے لئے متوجہ ہون

اسوقت جو اسلام کے مٹانے مین کوشش ہورہی ہین اُنپر کامل غور و دردمندی سے لحاظ کیجئے قدیم عیسائی قوم تو نسے کروڑون روپیہ صرف کرکے سیکڑون تدبیرین اسلام کی بربادی کی کررہے ہین کچھ نہ ماننے سے گروہ آریہ مسلمانونسے دولت ایمان لینے کے لئے ہزارون بلکہ لاکھون روپیہ صرف کرنیکے لئے بدل و جان مستعد ہوگیا ہے یہ تو بیرونی دشمن ہین اب اندرونی دشمنونپر بھی نظر کیجئے۔ تیرھوین صدی مین ایک کلمہ گو نے دعوئ مہدویت اور نبوت کرکے دین اسلام کو منسوخ بتا کر اپنا مذہب جاری کیا اور کچھ لوگ اُسکے پیرو ہو گئے اسوقت ہندوستان و یورپ مین اپنا مذہب پھیلانے کی کوشش کررہے ہین چودھوین صدی مین جدید مسیح قادیان مین پیدا ہوئے اور اپنی مدح و تعریف کے رسالون اور اشتہارون سے ہندوستان مین شور و غل مچا دیا۔ انکی پالیسی گہری تھی مسلمانون کو اپنی طرف متوجہ کرنیکے لئے انھون نے اپنے آپکو پورا مطیع اسلام اور (جھوٹا) عاشق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بتا کر کچھ مسلمانونکو گمراہ کیا انکے پیرو اگرچہ قلیل ہین اور احکام اسلامی سے انہین بہت کم واسطے مگر اپنے باطل مذہب کی اشاعت مین ایسے سرگرم ہین کہ کئی رسالے اور اخبار ماہوار اور ہفتہ وار اُنکے جاری ہین مبلغین نوکر رکھکر جا بجا بھیج رہے ہین مگر نہایت افسوس اور صد افسوس ہے کہ صرف ہندوستان مین کروڑون مسلمان ہین کسی کو اپنے مقدس مذہب قائم رکھنے کیطرف توجہ نہین ہے۔ یہ خیال نہین کرتے کہ اندرونی حملہ بیرونی حملے سے زیادہ خطرناک ہے چند اہل علمون کو اللہ تعالے نے اس فتنہ کے مٹانے کیطرف متوجہ کیا۔ اور اُنھون نے اُنکے غلط دعوے اور کذب بیانی کو آفتاب کیطرح روشن کرکے دیکھایا اور مرزائی جماعت کو لاجواب اور عاجز کردیا۔ مگر ہمارے بھائی اُنکی مدد کسی طرح نہین کرتے اُنکی تحریرون کی قدر انکے دلمین نہین معلوم ہوتی بلکہ فضول کام سمجھتے ہین اس بیخبری کا کیا علاج ہے دیکھو انکی طرف سے ضلع مونگیر و بھاگلپور وغیرہ مین مبلغین مقرر ہوے ہین اور یہین کے رہنے والے حکیم **خلیل** مرزائی گمراہ کرنیکے لئے دہلی وغیرہ بھیجے گئے ہین۔ اے برادران اسلام کیا تمہارا فرض نہین ہے کہ اپنے مقدس مذہب کی اشاعت مین کوشش کرو اور اپنے ناواقف بھائیون کو جہنم مین گرنے سے روکو اور تبلیغ اور تفہیم اسلام کے لئے اہل علمون کو مقرر کرو اور ہر ایک موقع پر مفید کتابون کو بھیجو اور تقسیم کرو ؟

کوئی دردمند اسلام اس سے انکار نہین کرسکتا کہ اس نازک وقت مین مسلمانون کا یہ کام کرنا ضروری ہے

درد مندان اسلام سے التماس

مین نہایت دردمندی سے کہتا ہون کہ یہ وقت نہایت نازک ہے ہمارے مقدس مذہب اسلام کے مٹانیوالے ہمارے ایمان کے تباہ کرنیوالے بہت ہوگئے ہین ہمین آپ کو چاہیے کہ علماے کاملین کی صحبت کا شرف حاصل کرین اور اُن کتابون کو دیکھین جو گمراہی سے بچانے کے لئے قدیم عیسائی اور جدید مسیحی حضرات کے جواب مین لکھی گئی ہین مین یہ بھی کہونگا کہ صرف اپنے دیکھنے اور پڑھنے پر قناعت نہ فرمائین بلکہ اپنے احباب کو اسطرف متوجہ کرین تاکہ ان دونون گروہون کے فتنہ سے بچین ان کتابون مین سے بعض یہ ہین

نمبر شمار	نام کتاب مع قیمت	
۱	**پیغام محمدی** صفحہ ۳۲۸ قیمت عمر	اسمین مسئلہ تثلیث نصاریٰ کو غلط ثابت کرکے تعلیم اسلام کی خوبی کو دکھایا ہے اور پادریون کو نہایت مسکت جواب دیا ہے۔
۲	**دفع التلبیسات** صفحہ ۱۴۶ قیمت ۸/	اسمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سے آپکی نبوت ثابت کی ہے اور محققین علماے مسیحیہ کے اقوال آپکی مدح مین نقل کئے ہین۔
۳	**فیصلہ آسمانی تین حصہ مع تتمہ** قیمت ہر حصہ ۱۴/	اسمین چودھوین صدی کے فتنہ کو دکھایا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب کے دعوے کا غلط ہونا اظہر من الشمس ہے اسکے تین حصہ ہین ہر ایک حصہ لائق دید ہے خصوصاً تیسرے حصہ کی تحقیقات نہایت ہی قابل قدر ہے
	دوسری شہادت آسمانی قیمت ۶/	اسمین نہایت محققانہ طور سے ثابت کیا ہے کہ سنہ ۱۳۱۲ھ مین جو چاند مین و سورج گہن ماہ رمضان شریف مین ہوا یہ مہدی موعود کی علامت نہین ہے۔
۵	**حقیقۃ المسیح** قیمت ۱۴/	اسمین نہایت محققانہ طور سے دکھایا گیا ہے کہ صحیح حدیثون مین جو علامتین مسیح موعود کی بیان کی گئی ہین مرزا غلام احمد صاحب مین ہرگز نہین پائی گئین بلکہ ان علامتون کے خلاف اُنکے وقت مین آثار آئین

ان کتابون کے سوا اور بھی کتابین چھوٹی چھوٹی ہین جن سے مذہب قادیانی کی حالت معلوم ہوتی ہے مسلمانون کو ضرور ہے کہ ان کتابون کو دیکھین تاکہ اس جدید فتنہ کے اثر سے محفوظ رہین۔

ان کتابون کے ملنے کا پتہ حاجی لیاقت حسین مونگیر محلہ مخصوص پور